انتقاد

(انتقاد کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے)

تذکرہ شعرائے پنجاب - گرد آوردہ سرہنگ خواجہ عبدالرشید۔

لفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید نے، جو بحیثیت ایک مصنف و محقق کے ملک کے ادبی و علمی حلقوں میں کافی مشہور ہیں، شروع سے لے کر آج تک جن شعرائے پنجاب نے فارسی میں شعر کہے ہیں، اُن کا تذکرہ مرتب کیا ہے۔ یہ فارسی زبان میں ہے۔ اور اسے بر تقریب "جشنِ فرخندہ تاجگذاری محمد رضا پہلوی آریا مہر شاہنشاہِ ایران و عُلیا حضرت فرح پہلوی شہبانوی ایران" اقبال اکادمی کراچی نے شائع کیا ہے۔

زیرِ نظر تذکرہ میں ۴۸۶ شعراء کے مختصر حالات اور ان کے اشعار کا انتخاب ہے۔ پنجاب کے فارسی گو شعراء کی یہ اتنی بڑی تعداد اس لئے ہے کہ ایک تو فاضل مؤلف نے سرزمینِ پنجاب کی حدود شہر اٹک سے لے کر سرہند، اور ملتان و اُوچ سے ڈیرہ غازی خان تک معین کی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف کے نزدیک وہ سب شعراء "شعرائے پنجاب" کے زمرہ میں آتے ہیں جو —— (۱) اس سرزمین میں پیدا ہوئے۔ یہاں زندگی گزاری اور اسی کی خاک میں مدفون ہوئے۔ (۲) دنیا کے دوسرے حصوں سے ترکِ وطن کر کے آئے۔ یہاں اقامت کی اور یہیں وفات پائی۔ (۳) کچھ مدت پنجاب میں رہے اور پھر یہاں سے رختِ سفر باندھا اور دوسری جگہ چلے گئے۔

"شعرائے پنجاب" کی اس وسعتِ تعریف کی وجہ سے جہاں اس تذکرہ میں وہ سب فارسی گو شعراء آگئے ہیں، جو پنجاب میں پیدا ہوئے۔ یا انہوں نے اسے اپنا وطن بنایا۔ وہاں کافی ایسے شاعروں کا ذکر بھی اس میں آگیا ہے جو کچھ عرصہ یہاں رہے۔ اور پھر یہاں سے چلے گئے۔ چنانچہ اس تذکرہ کے پہلے شاعر "آزاد — ابوالکلام احمد پنجابی" ہیں۔ یعنی مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم۔ نیز شبلی، حالی، اسی طرح عراقی، عرفی اور بہت سے

دوسرے قدیم و جدید شعراء کو بھی اس تذکرہ میں شامل کیا گیا ہے یہاں تک کہ بابر، ہمایوں اور جہانگیر شاہانِ مغلیہ کو بھی "شعرائے پنجاب" میں سے شمار کیا گیا ہے۔

وہ شعراء جن کا ذکر پہلے تذکروں میں آچکا ہے۔ فاضل مؤلف نے اُن کا ذکر کرتے ہوئے اکثر ان تذکروں کے اقتباسات دیئے ہیں۔ اور اس سلسلے میں اُن کی اپنی جو تحقیق اور رائے ہے، اس میں اس کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ جہاں تک معاصر شاعروں کے حالات اور منتخب کلام فراہم کرنے کا تعلق ہے، موصوف نے اس میں پوری تگ و دو کی۔ اور اُن کے بارے میں جو معلومات بھی وہ جمع کر پائے، اس تذکرہ میں وہ پیش کر دی ہیں۔ ظاہر ہے اس سب میں اُن کو کافی اختصار سے کام لینا پڑا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ جن شاعروں کے بارے میں انہوں نے چند جملے ہی لکھے ہیں۔ یا وہ اُن کے دو تین اشعار سے زیادہ نہیں دے سکے، اسے پڑھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ تاریخ ان شاعروں کے متعلق صرف اتنا کچھ ہی محفوظ رکھ سکی، اور مؤلف بڑی جان کاہی کے بعد اسے حاصل کر سکے ہیں۔ مشہور شعراء کا ذکر قدرے تفصیل سے بھی ہے۔ مثلاً بیدلؔ پر سات صفحے ہیں۔ اسی طرح بعض دوسرے نامور شعراء کے حالات اور ان کے منتخب اشعار ذرا تفصیل سے دیئے ہیں۔

اس تذکرہ کی تدوین پر جتنی محنت کی گئی ہے۔ اُس کا صحیح اندازہ زیرِ نظر کتاب کو دیکھے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک تو ۴۸۶ شاعروں کے حالات جمع کرنا اور ان کے اشعار کا انتخاب، بے شک اس میں قدیم تذکروں سے استفادہ کیا گیا ہے، اور اُن سے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ لیکن قدیم تذکروں کی ورق گردانی اور اُن سے مناسب اقتباسات تلاش کرنا۔ یہ کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن تذکروں کے اقتباسات کے علاوہ بھی کافی مواد زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔ اس کو مؤلف نے نہ صرف فراہم کیا، بلکہ بڑی عمدہ فارسی میں اُسے پیش بھی کیا ہے۔ خواجہ صاحب کو قلمی نوادر جمع کرنے اور علم و ادب کی ہر صنف کے بھرپور مطالعہ کا شوق تو ہے ہی۔ لیکن تذکرہ شعرائے پنجاب پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انہیں فارسی تحریر پر بھی پورا عبور ہے، اور وہ جدید فارسی لکھنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ اُن کا شعر کا اعلیٰ ذوق تو اپنی جگہ ہے ہی۔ طالب آملی پر اس سے پہلے جو وہ کتاب لکھ چکے ہیں، وہ اس کا ایک بین ثبوت ہے۔

"تذکرہ" کے شروع میں "عرضِ احوال" کے عنوان سے مؤلف نے ۱۶ صفحات کا مقدمہ لکھا ہے، اس میں اہلِ ایران کو ہمارے ہاں "مشاعرہ" کی رسم جس طرح تدریج پذیر ہوئی اور اس سے شعر و سخن کی جیسے آبیاری ہوئی، اُس سے متعارف کرایا گیا ہے۔ نیز اسلامی دَور میں ایک طرف لاہور اور دوسری طرف ملتان نے

علم وادب اور شعر و شاعری میں جو مرکزیت حاصل کی تھی، اس کا ذکر کیا ہے۔ اسی ضمن میں فارسی میں پنجاب کے خاص اسلوبِ سخن (سبک) پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مؤلف لکھتے ہیں کہ خطۂ پنجاب ایک ہزار سال سے زبان پارسی اور اس زبان شیریں کے شعر وادب سے آشنا ہے۔ اور آج بھی یہاں ایسے شاعر ہیں جو بیک وقت تین زبانوں میں۔ فارسی، اُردو اور پنجابی۔ شاعری کرتے ہیں۔

جناب ممتاز حسن صاحب نے FOREWORD میں عہدِ قدیم کے لاہور کی دل آویزی اور کشش کا نقشہ کھینچتے ہوئے ملکہ نور جہاں کا لاہور کے بارے میں یہ شعر نقل کیا ہے:۔

لاہور را بجان برابر، خریدہ ایم
جان دادہ ایم، جنتِ دیگر خریدہ ایم

لیکن موصوف لکھتے ہیں کہ ضلع گجرات کے قصبہ کنجاہ کے شاعر محمد اکرم نے اپنے ان اشعار سے اپنے آپ کو اور پنجاب کو زندہ جاوید بنا دیا ہے:۔

نہ دیدم کشوری غارتگرِ تاب — بخوبی ہائے حُسن آباد پنجاب
چہ پنجاب انتخاب ہفت کشور — قسم خوردہ بخاکش آبِ کوثر

نیز اسی دَور کے مشہور فارسی شاعر غلام قادر گرامی مرحوم نے پنجاب کو یوں خراجِ تحسین پیش فرمایا ہے:۔

برآمد لفظ پنجاب از زبانم — زباں شد موجِ کوثر در دہانم

یہ ہے وہ پنجاب، فارسی زبان اور فارسی شعر وادب کا شیدا و دالہ پنجاب، جس کی تاریخ مسعود سعد سلمان سے شروع ہوتی ہے، اور ابھی زیادہ دن نہیں گزرے۔ اس میں گرامی و اقبال ہوئے۔ اور اب بھی درجنوں فارسی گو شاعر اس کے دامن میں ہیں، اس پنجاب کی تاریخ کو خواجہ عبدالرشید صاحب نے اس "تذکرہ شعرائے پنجاب" میں زندہ کر دیا ہے۔ اور یہ اُن کا ایک ایسا ادبی کارنامہ ہے۔ جو ہمیشہ یاد رہے گا۔ موصوف نے یہ تذکرہ مرتب کر کے اور اقبال اکادمی نے اُسے شائع کر کے ایران اور اس سرزمین کے پُرانے رشتوں میں ازسرِ نو جان ڈال دی ہے۔

کتاب بڑی محنت اور جان کاہی سے صرف مرتب ہی نہیں ہوئی، بلکہ اُسے بڑی توجہ اور اہتمام سے چھاپا بھی گیا ہے۔ یہ بڑے سائز کی ۵۰۰ صفحے کی کتاب ٹائپ میں چھپی ہے، جو خاصا خوش نما ہے۔ غلطیاں بہت کم ہیں۔ آخر میں ایک تو "فہرست شاعران بلحاظ قدامت تاریخی" ہے، جو ہجری اور عیسوی

دونوں سنوں میں ہے، پھر "فہرست اعلام" (انڈکس) ہے۔ اس کے بعد "فہرست اماکن" ہے اور آخر میں مراجع کے طور پر "فہرست کتب" دی گئی ہے۔ غرض مؤلف اور ناشرین دونوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل اور "اپ ٹو ڈیٹ" ہو۔

کتاب "تذکرہ شعرائے پنجاب" کی "تذکرہ" ہونے کی وجہ سے اپنی ایک تاریخی حیثیت تو ہے ہی، لیکن شعراء کے ذکر کے ضمن میں اُن کے جو منتخب اشعار دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے اسے اچھے شعروں کی ایک بیاض بھی بنا دیا ہے کہ آدمی اُنہیں بار بار پڑھے اور اُن سے لذت یاب ہو۔

کتاب غیر مجلد ہے۔ قیمت مبلغ تیس روپے۔

ناشر۔ اقبال اکادمی۔ کراچی ۲۹۔